

بھاگا دوڑا پھروں اور سرگردانی میں عمر گزاردوں -
مولانا طباطبائی فرماتے ہیں:

”تمہید کے لغوی معنی بچھانے کے ہیں اور یہ بستر کے مناسبات میں سے ہے۔ اصطلاح میں تمہید اسے کہتے ہیں کہ کسی کام سے پہلے کچھ ایسی باتیں کی جائیں، جن پر وہ کام موقوف ہے اور یہی معنی مصنف کو مقصود ہیں۔۔۔ فراغت کے لغوی معنی خالی ہونے کے ہیں اور یہ پُر ہونے کے مناسبات میں سے ہے اور اصطلاح میں راحت کے معنی پر ہے اور یہی معنی یہاں مقصود ہیں۔“

۷۔ لغات۔ گل شمع : شمع کا گل، چراغ کی بتی کا سرا، شعلے کی کو، یہاں دونوں معنی درست ہیں۔ شمع کا گل اس لیے کتراجاتا ہے کہ روشنی ٹھیک رہے، مدھم نہ ہونے پائے۔ گل کترتے وقت اس میں سے دھواں نکل کر ارد گرد پھیلتا ہے اور اس کے بعد شعلہ زیادہ روشن ہو جاتا ہے۔ گویا اس کی روشنی زیادہ پھیل جاتی ہے۔

شرح : اے محبوب! اگر تو میری گردن بہ حالت شوق دیدار کاٹ دے، یعنی مجھے قتل کر ڈالے تو میری نظر شمع کے گل یا شعلے کی کو کی طرح ہر طرف پھیل جائے گی۔

۸۔ شرح : آہ! محبوب سے جدائی کی رات، بیکسی کا عالم، کوئی ساتھی نہیں، کوئی رفیق نہیں، کوئی غمخوار نہیں۔ حد یہ ہے کہ میرا سایہ بھی بھاگ کر آفتابِ حشر کے دامن میں چھپ گیا ہے۔

سایہ طبعاً آفتاب سے گریزاں رہتا ہے، لیکن عاشق کی شب فراق اور اس کی بیکسی کے خوف سے اتنا ڈرا، اتنا ڈرا کہ اسے آفتابِ حشر کے سوا کہیں پناہ نہ مل سکی۔